”میں اُمِ خلادؓ کا آنسوؤں سے تر حجاب“

بیٹے کی شہادت پر ایک صحابیہ کے ”نقاب“ کی آپ بیتی

تحریر
زبیر منصوری

ایک گز کا ٹکرا، بس ایک گز کا ٹکرا ہی تو ہوتا ہے! اور میں بھی کپڑے کا ایک گز کا ٹکڑا ہی تو تھا، جو حیا کی تاریخ میں امر ہو گیا۔ جب بھی لکھنے والے لکھیں گے، سننے والے سنیں گے اور پڑھنے والے پڑھیں گے۔ دنیا میں جب اور جہاں بھی حیا کا کوئی حوالہ دیا جائے گا۔ میرا ذکر ضرور ہو گا، کیوں کہ اس روز میں ہی تھا جو حضرت ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے با حیا چہرے کو اچھی طرح ڈھانپے ہوئے تھا۔ مجھے ان کے وہ آنسو یاد ہیں جو آنکھوں سے نکل کر مجھ میں جذب ہو رہے تھے۔ میں ان کا دکھ سکھ سمجھ سکتا تھا۔ وہ گہرا اور شدید کرب جوان کی آہستہ آہستہ سسکیوں میں ڈھل گیا۔ میں ہی وہ ایک گز کا ٹکڑا، وہ نقاب ہوں جسے میری مالکن نے زندگی کے اذیت ناک ترین دن اپنے چہرے پر لپیٹا ہوا تھا اور اس شدت کے لمحے بھی انہوں نے مجھے ایک انچ سرکنے نہ دیا۔ میں نے بار ہا عرب کی عام عورتوں کو ایسے ہی غم کے لمحات میں پاگل ہوتے' دکھ کی شدت سے اپنے کپڑے پھاڑتے، سر میں دھول ڈالتے اور دوپٹوں واوڑھنیوں کے بغیر بے تابی وغم کی کیفیت میں باہر گلیوں میں نکل آتے دیکھا تھا، مگر آج ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاریخ لکھنے جا رہی تھیں۔ دکھ کی شدت کے عالم میں بھی اطاعت کی تاریخ اور اس تاریخ ساز لمحے ان کا حجاب انسانیت کو یہ پیغام دینے جا رہا تھا کہ حالات خواہ کیسے شدید کیوں نہ ہوں۔ حیا مومنہ عورت کا وہ زیور ہے جو کبھی کسی بھی حال میں اس سے جدا نہیں ہوتا۔ یہ ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟ انہوں نے ایسا کیا کیا تھا جس کی تعریف میں یوں بولے جا رہا ہوں۔ آیئے میں آپ سے ان کا تعارف کراتا ہوں۔ میری مالکن میرے نبی محترم ﷺ کی اطاعت شعار مومنہ ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا، میرے نبی کی وہ صحابیہ تھیں کہ جب ایک شدت کی لڑائی میں ان کا پیارا بیٹا اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا شہید ہو گیا اور معرکے کے بعد وہ اس کی شہادت سے بے خبر نبی مہربان ﷺ سے بیٹے کی خیریت جاننے کے لیے تشریف لاتی ہیں، تو انہیں اپنے کڑیل جوان بیٹے کی شہادت کی خبر ملتی ہے۔ اردگرد موجود لوگوں کو عرب کے عمومی رواج کے مطابق توقع تھی کہ اس ماں کا کلیجہ پھٹ پڑے گا۔ وہ حیا اور حجاب کو بالائے طاق رکھ کر نہ جانے کس طرح بیان کرے گی، مگر یہ کیا! لوگ حیران رہ گئے، جب ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ

عنہا نے کمال صبر سے بیٹے کی شہادت کی خبر سنی اور اسے برداشت کر گئیں۔ جس صبر سے انہوں نے یہ دل وہلا دینے والی خبر سنی اور کمال ضبط کا مظاہرہ کیا۔ قریب موجود تمام لوگ حیرت میں ڈوب گئے۔ ایک ماں کے لیے اولاد سے بڑھ کر قیمتی چیز اور ہوتی ہی کیا ہے۔ ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سختی سے کسا ہوا نقاب تک نہ سرکا۔ یہ کیا میں خود بھی حیران تھا۔ مجھے بھی عین توقع تھی کہ دکھ کی شدت میں وہ مجھے یعنی اپنے نقاب کو نوچ پھینکیں گی، مگر نہیں بلکہ الٹا جب انہوں نے لوگوں کا تعجب دیکھا تو وہ خوبصورت تاریخی جملے کہہ گئیں جو قیامت تک حیا و حجاب کی تحریک کو مہمیز دیتے رہیں گے۔ انہوں نے فرمایا۔

''بیٹے کی مصیبت آئی تو کیا ہوا، میری شرم و حیاء پر مصیبت تو نہیں آئی ہے''

مجھے فخر ہے کہ اس تاریخی لمحے کا میں بھی ایک حصہ تھا۔ میں ہی اس وقت اس عظیم ماں کے مقدس چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھا۔ میں ہی ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حیاء سے لبریز دل اور آنکھوں کے اظہار کی علامت تھا۔ میں ہی وہ گز بھر کا نقاب تھا جو ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و شان کا سبب بنا اور آخر کیوں نہ بنتا، میری مالکن تھی ہی اس قابل کہ محدث و مورخ اس کے الفاظ ہمیشہ کے لیے امر کر دیتے۔ میری مالکن نبی مہربان ﷺ کی فرماں بردار صحابیہ تھیں۔ وہ اس دور کی مسلمہ تھیں جب لوگ اپنی آنکھوں سے نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتے دیکھا کرتے تھے۔ وہ حجاب کے احکامات سنتی تھیں اور وہ سورہ نور ان کی آنکھوں کے سامنے نازل ہو رہی تھی۔ وہ اس تابناک عہد کی ایک محصنہ اور قانتہ تھیں' کہ جب ان کی ایک بہن صحابیہ نے بازار سے گزرتے ہوئے حجاب کے احکامات سنے تو وہیں ایک دیوار کی طرف منہ کر کے منہ چھپا کر بیٹھ گئیں۔ لوگوں نے کہا۔ اللہ کی بندی گھر تو چلی جاؤ پھر چادر لے لینا۔ وہ بولیں زندگی کا کیا بھروسا' نہ پہنچ پائی تو نافرمانوں میں شمار کی جاؤں گی۔ بچے کو بھیج کر گھر سے چادر منگوائی اور اسے اوڑھ لپیٹ کر چہرہ اور جسم خوب چھپا کر اطاعت کا عملی نمونہ بن کر گھر روانہ ہوئیں۔

میری مالکن ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس دور کی انسان تھیں' جو میرے نبی محترم ﷺ سے سنتی تھیں کہ جو عورتیں بن سنور کر غیروں میں جاتی ہیں۔ ان کی مثال قیامت کی اس تاریکی کی ہے جس میں کوئی روشنی نہ ہوگی۔ وہ اللہ کے نبی ﷺ سے سنتیں تھیں کہ کپڑے پہن کر ننگی ہونے والی' دوسروں کو رجھانے اور ان پر رجھنے والی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گی اور خوشبو بھی وہ جو 5 سو برس کی دوری سے سونگھی جاسکتی ہو۔ مجھے فخر ہے' میں وہ گز بھر کا نقاب ہوں' جو ایک تہذیب کی علامت تھا۔ میں ان کا فخر تھا۔ میں ان کی حیاء

تھا۔ان کا اعزاز تھا۔ان کے اکرام کا سبب تھا۔احترام کا ذریعہ تھا۔میری وجہ سے ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا حجاب کا حوالہ بن گئیں۔

اللہ کے رسول ﷺ کی 2012ء کی امتی بہنوں اور بیٹیوں !ام خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گز بھر کے نقاب کو ذرا چشم تصور سے دیکھو!وہ بڑی معصومیت سے پوچھتا ہے کہ وہ بندیاں کہاں ہیں'جن کے دل حیاء کی دولت سے بھرے ہوں؟ جو خلاد کی ماںؓ کی طرح غم و دکھ کے لمحات یا خوشی کی تقریبات میں' بازار میں جاتے وقت اور تعلیم گاہوں میں اپنے سروں کو ڈھانپے اپنے پیارے نبی ﷺ کی عزت وشان میں اضافے کا سبب بنتی ہوں؟ جن کو حوض کوثر پر میرے نبی محترم ﷺ اپنے پاس بلا کر پیار سے کہیں گے'' یہ ہیں میری وہ پیاری بیٹیاں جن کے دل و دماغ حیاء کی پاکیزگی سے معطر تھے۔یہ ہیں فتنوں کے زمانے کی میری وہ بیٹیاں جو ساری ترغیبات نفس اور شیطانی وسوسوں کو شکست دے کر خود کو اچھی طرح ڈھانپا کرتی تھیں۔حیاء ان کے دل' دماغ اور رگ وریشے میں خوب اچھی طرح پیوست تھی۔''اور آپ ﷺ خود اپنے دست مبارک سے جام کوثر پلائیں گے۔تو پھر کیوں نہ ہم آج حیاء وحجاب کا راستہ اختیار کریں' تا کہ کل نبی مہربان ﷺ کی رفاقت کا اعزاز پائیں؟اسی طرح کا ایک دوسرا واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ جب ان کی شہادت کا واقعہ پیش آیا اور کافروں نے آپ کے جسم کو مثلہ کر دیا۔تمام اعضاء دل و دماغ اور جگر کے ٹکڑے کر ڈالے اور ابوسفیان کی بیوی ہندہ جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئی تھی' اس نے ان کا ایک ہار بنا کر اپنے گلے میں ڈالا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کی لاش دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے کہ یہ خاتون ہیں اور اپنے بھائی کی لاش کو اس حالت میں دیکھ کر صبر وضبط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ دیں' ان کو جانے سے روکا' لیکن جب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین دلایا کہ ان کے صبر وضبط و تحمل اور شرم وحیاء پر کوئی آنچ نہیں آسکے گی تو حضور ﷺ نے اجازت دیدی۔انہوں نے جب اپنے بھائی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کو کٹا پھٹا دیکھا تو یہ حالت دیکھ کر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتہائی صبر وضبط اور تحمل کا مظاہرہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حجاب کا حکم دے کر ہم پر انتہائی کرم فرمایا ہے۔اور ہماری شرم وحیا کی لاج رکھ لی ہے۔ہمارے بھائی کو اللہ تعالیٰ نے اور اللہ کے رسول نے شہیدوں کے سردار سید الشہداء کا لقب عطا فرمایا ہے۔ان کے اس حلیہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور کرم ہی سے ہم صبر وضبط اور تحمل کا مظاہرہ کر سکے ہیں اور ہم نے اپنے حجاب کو بھی برقرار رکھا ہے۔ (بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور)